کھانے میں لال بیگ، کیڑے مکوڑے پک جائیں، تو کیا حکم ہے؟

دارُالافتاء اھلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-12970 تاریخ:26-08-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حشرات الارض، مثلاً: لال بیگ یا چاول میں رہنے والے کیڑے اگر کھانے میں پک جائیں، تو کیا اُس کھانے کو استعمال کر سکتے ہیں؟ نیز کیڑے مکوڑے زیادہ ہونے کی بنا پر کافی احتیاط کے باوجود اگر یہ کیڑے مکوڑے کسی آئل، گھی وغیرہ میں گر جائیں، تو کیا ہم ان کیڑوں کو نکال کر اُس آئل یا گھی کو کھانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق جن جانوروں میں بہتا خون نہیں ہوتا، وہ جانور اگر پانی میں گر جائیں یا گر کر مر جائیں، تو اس صورت میں پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں ان کیڑے مکوڑوں کے آئل یا گھی میں گرنے سے وہ آئل یا گھی ناپاک نہیں ہو گا، اُس آئل یا گھی کو کھانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

البتہ یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ ایسے حشرات الارض اگرچہ پاک ہیں، لیکن ان کا کھانا حرام ہے، لہذا اگر یہ حشرات الارض کسی کھانے میں پک جائیں، تو اب انہیں کھانے سے الگ کرنا، ممکن ہو تو الگ کر کے ہانڈی کھائی جا سکتی ہے، لیکن اگر کھانے سے الگ کرنا، ممکن نہ ہو اور اُس کے اجزاء اُس کھانے میں گھل مِل چکے ہوں، تو وہ ہانڈی کھانا، جائز نہیں کہ حشرات الارض کا کھانا حرام ہے۔ ایسے آئل کو

کسی بیرونی استعمال میں لے لیا جائے، مثلاً: سر یا بدن پر لگانا، جائز ہو گا۔

جن جانوروں میں بہتا خون نہیں ہوتا، ان کے گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ جیسا کہ **فتاویٰ عالمگیری، بدائع الصنائع وغیرہ میں اس حوالے سے مذکور ہے**، والنظم للاول: "موت ما ليس له نفس سائلة في الماء لا ينجسه كالبق والذباب والزنابير والعقارب ونحوها" **یعنی جس جاندار میں بہتا خون نہ** ہو، اس کے مرنے سے پانی نجس نہیں ہوتا، جیسا کہ کھٹمل، مکھی، بھِڑ اور بچھو وغیرہ۔

(فتاویٰ عالمگیری، کتاب الطهارة، ج01، ص24، مطبوعہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: **"اگر جانور میں دَم سائل نہ تھا، جیسے مینڈک، بچھّو، مکھی، بھڑ وغیرہ تو پاک ہے** اور اگر دَم سائل تھا تو ناپاک ہے، کُل پانی نکالیں۔" **(فتاویٰ رضویہ، ج03، ص288، رضافاؤنڈیشن، لاہور)**

بہارِ شریعت میں ہے: "جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ، ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہو گا۔ مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے، تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں اور سالن کو کام میں لائیں۔" **(بہارشریعت، ج01، ص338، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

حشرات الارض اگرچہ پاک ہیں، لیکن ان کا کھانا حرام ہے۔ جیسا کہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: "وكل ما ليس له دم سائل حرام إلا الجراد، مثل الذباب والزنابير والعقارب" ترجمہ: ہر وہ جاندار جس میں بہتا خون نہیں، حرام ہے، سوائے ٹِڈی کے جیسے مکھی، بھڑ، بچھو۔

(الاختيار لتعليل المختار، كتاب الذبائح، فصل مايحل الخ، ج05، ص14، مطبوعہ قاہرہ)

فتاویٰ شامی میں منقول ہے: "في التتارخانية: دود لحم وقع في مرقة لا ينجس **ولا تؤكل المرقة إن تفسخ الدود فيها** اهـ أي: **لأنه ميتة وإن كان طاهرا**. قلت: وبه يعلم حكم الدود في الفواكه والثمار" ترجمہ: تتارخانیہ میں ہے کہ گوشت کا کیڑا اگر شوربے میں گر جائے، تو وہ نجس نہیں ہو گا۔ البتہ اگر وہ کیڑا اس میں پھٹ گیا ہو، تو اس شوربے یا سالن کو نہیں کھا سکتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کیڑا پاک

ہونے کے باوجود مردار ہے (اور مردار کھانا، جائز نہیں) علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ اسی سے خُشک اور تر پھلوں میں پائے جانے والے کیڑے کا بھی حکم معلوم ہو گیا۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطھارہ، ج 01، ص 620، مطبوعہ کوئٹہ)

درِ مختار میں ہے: "فلو تفتت فيه نحو ضفدع جاز الوضوء به لا شربه لحرمة لحمه" یعنی اگر مینڈک وغیرہ کے اجزاء (اس کے مرنے اور پھول کر پھٹنے کے سبب) پانی میں گھل مل جائیں، تو اس پانی سے وضو جائز ہے، لیکن اسے پینا جائز نہیں، کیونکہ اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

(لحرمة لحمه) کے تحت فتاوٰی شامی میں ہے: "**لأنه قد صارت أجزاؤه في الماء فيكره الشرب تحريما** كما في البحر" ترجمہ: کیونکہ اس کے اجزاء پانی میں گھل چکے ہیں، لہذا اس پانی کا پینا مکروہِ تحریمی ہے، جیسا کہ بحر میں مذکور ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 367، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "**پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے،** اگر کوئیں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے، تو ناپاک نہ ہو گا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو، مگر **پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے، تو اس کا پینا حرام ہے۔**"

(بہارشریعت، ج 01، ص 338، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک دوسرے مقام پر صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "**حشرات الارض حرام ہیں**، جیسے چوہا، چھپکلی، گرگٹ، گھونس، سانپ، بچھو، بر، مچھر، پسو، کٹھمل، مکھی، کلی، مینڈک وغیرہا۔"

(بہارشریعت، ج 03، ص 324، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

08 صفر المظفر 1445ھ/26 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت
الـمـفـتـی
daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے